

Classic Urdu Material

عذاب رستوں کا

تیسری قسط

از

ماہوش عروج

"...پلوشہ"

گھر کے قریب پہنچ کر ملغلرہ نے رک کر اسے پکارا۔۔۔ پلوشہ نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ وہ حیران تھی کہ ملغلرہ یوں گھر کے قریب آکر رک کیوں گئی ہے۔ وہ اسے بغور دیکھتی اس کے قریب ہوئی۔

میں چاہتی ہوں کہ تم بابا اور اماں کو آج راستے میں جو کچھ ہوا۔ اس بارے میں کچھ نہ بتاؤ۔

ملغلرہ نے پلٹ کر گھر کے بند دروازے کی جانب دیکھا۔

مگر تم ایسا کیوں کہہ رہی ہو۔۔؟ تم نے دیکھا نا کہ اس نے کس طرح ہمارے راستے

Classic Urdu Material | by Mehwish Urooj

Azaab Rastoon Ka Episode # 3

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

میں آکر بد تمیزی کی ہے۔ اگر ہم نے اس بات کو یونہی جانے دیا تو وہ اپنی "حرکتوں سے باز نہیں آئے گا۔ کیا تم مزید کسی نقصان کا انتظار کر رہی ہو؟

پلوشتہ کو اس کی بات پر غصہ تو بہت آیا مگر اس نے تحمل سے بات کرنا مناسب سمجھا تھا۔ ملغلرہ نے ایک بار پھر پلٹ کر گھر کے دروازے کو دیکھا۔ جو اس کے دیکھتے ساتھ ہی کھٹکے کی آواز سے کھلا تھا اور گلریز حنان نے دہلیز سے باہر قدم رکھا تھا۔ وہ نئے استری شدہ کپڑے پہنے ہوئے کہیں جانے کو تیار تھا۔ وہ بھی ان کو دیکھ چکا تھا۔ ملغلرہ کچھ کہتے کہتے رک گئی اور باپ کے پاس آئی۔

"بابا۔۔۔ کہیں جا رہے ہیں؟"

اس نے گلریز حنان سے پوچھا۔ اس کے چہرے سے ابھی کچھ دیر پہلے والی سنجیدگی مفقود تھی۔ گلریز حنان نے نیلے رنگ کے میلے سے کپڑے میں بندھا اپنا طبلہ نیچے زمین پر رکھ دیا اور ملغلرہ کے سر پر ہاتھ رکھا۔ اس دوران پلوشتہ بھی ان کے قریب آچکی تھی۔ اس نے بھی گلریز حنان کو سلام کیا۔

ہاں ایک جگہ شادی ہے وہاں بلایا ہے۔ اسی لئے میں تم لوگوں کو لینے نہیں آئی

Classic Urdu Material

"سکا۔ کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا راستے میں؟"

وہ مطمئن تو تھا مگر پھر بھی اپنی تسلی کے لیے ان سے پوچھ لیا۔

"بابا وہ۔۔۔۔۔"

"جی بابا کوئی مسئلہ نہیں ہوا۔"

اس سے پہلے کہ پلو شہ غزنو ق کا نام لیتی ملغلرہ نے باپ کو مطمئن کر دیا۔ گلریزا اس کی بات سن کر مزید کچھ پوچھے بغیر طبلہ اٹھائے آگے بڑھ گیا۔

یہ کیا کیا تم نے۔۔۔۔۔ کیوں نہیں بتانے دیا بابا کو۔۔۔۔۔ اب جو بھی ہو گا تم ہی "بھگتو گی۔"

پلو شہ کو اس کی اس حرکت پہ بہت غصہ آیا اور وہ اسے غصے سے دیکھتی گھر کے کھلے دروازے سے اندر داخل ہو گئی۔ ملغلرہ اس کے پیچھے آئی تھی۔

"میں اماں کو تمہاری اس بیوقوفی کے بارے میں ضرور بتاؤں گی۔"

"پلو شہ۔۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ تیزی سے ملغلرہ کے پاس سے گزر کر آگے نکل جاتی ملغلرہ نے

Classic Urdu Material

اسے بازو سے ہٹام کر روکا ہٹا۔

انہیں پریشان کرنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ ویسے بھی بابا کل ہمارے ساتھ "جائیں گے۔ اب اگر تم نے انہیں بتا دیا تو اماں ہمیں اسکول نہیں چھوڑیں گی۔ کچھ ہی دن ہیں پھر امتحان شروع ہو جائیں گے۔ ابھی بتا کر مزید مسائل "بڑھیں گے اور ویسے بھی میرے پاس یہ ہیں۔

اس نے اپنے بستے کی بھری ہوئی پاکٹ کو ہاتھ سے دبایا۔ اس کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی۔

پلو شہ نے اسے یوں دیکھا تھا جیسے اس کی دماغی حالت پہ شبہ ہو۔

پاگل ہو گئی ہو کیا۔؟ ہم انکا مقابلہ نہیں کر سکتے۔۔۔ اگر کچھ ہو گیا تو بابا تو یہی کہیں "گے کہ ہم نے انہیں کیوں نہیں بتایا۔

پلو شہ کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس طرح کی بات کر سکتی ہے۔ آج غزنو کو دیکھ کر ڈر اور خوف سے اس کی کیا حالت ہوئی تھی۔۔۔ وہ لمحہ ابھی بھی اس کی نظروں میں قید تھا۔

"تم وعدہ کرو مجھ سے کہ تم اماں کو کچھ نہیں بتاؤ گی اس بارے میں۔۔۔"

Classic Urdu Material

اس نے پلوشہ کے سامنے اپنی ہتھیلی پھیلائی۔ پلوشہ نے اپنے ہاتھ پیچھے باندھ کر
نظروں کا رخ پھیر لیا۔

"وعدہ کرونا۔۔۔۔۔"

اس نے پلوشہ کا ہاتھ زبردستی اپنے ہاتھ میں لے کر ہتھیلی میں دبایا ہٹا۔ پلوشہ
نے اسے غصے سے گھورا اور اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے نکالا۔

لیکن تم ایسا کیوں چاہتی ہو۔۔۔ تمہیں اندازہ بھی ہے کہ ہم کس مصیبت میں پڑ
سکتے ہیں۔

پلوشہ نے اسے متوقع خطرے سے آگاہ کیا۔

ہو سکتا ہے کہ ایسا نہ ہو۔۔۔ وہ بائے چانس وہاں سے گزر رہا ہو اور بد تمیزی پہ
آمادہ ہو گیا ہو۔ روز تو کمینہ نہیں ہوتا راستے میں۔۔۔ آج نخبانے کہاں سے
ٹپک پڑا ہٹا۔ میرا تو دل چاہ رہا تھا منہ توڑ دوں اسکا۔۔۔ خیر اگلی بار
"سہی۔۔۔ یہ شرف تو میں ہی حاصل کروں گی۔

اس نے اپنے شولڈر بیگ کی پاکٹ سے نوکیلے پتھر نکال کر پلوشہ کی نگاہوں کے
سامنے لہرائے۔

Classic Urdu Material

"ان پتھروں سے مقابلہ کرو گی اس لمبے چوڑے دیو سے۔۔۔۔۔"

ملغلرہ مسکرائی تھی۔

"تمہارا تو دماغ حشراب ہو چکا ہے۔۔۔ میں تو چلی اماں کو بتانے۔"

پلوشہ کچن کی طرف دوڑی جہاں راحت بانو کام کرتی دکھائی دے رہی تھی۔

"پلوشہ۔۔۔۔۔"

وہ بھی اس کے پیچھے دوڑی مگر پلوشہ اس سے پہلے ہی کچن تک رسائی حاصل کر چکی تھی۔

"یہ کیا ہو رہا تھا۔۔۔ کیا باتیں کر رہی تھیں تم دونوں؟"

راحت بانو نے پانی کا چھینٹا مار کر جھلتی لکڑیوں کو بجھایا۔

کچھ نہیں اماں۔۔۔ وہ امتحان قریب ہیں نا۔۔۔ بس ہم یہی بات کر رہے تھے کہ

"تیار کیسے کرنی ہے۔"

پلوشہ نے انہیں بتانے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ اس نے راحت بانو کو اپنی جانب متوجہ کیا۔ راحت بانو نے پہلے حیرانی سے اسے اور پھر پلوشہ کو

Classic Urdu Material

دیکھا پلوشہ نے ماں کو اپنی جانب حیرانی سے دیکھتا پا کر کندھے اچکائے۔

"یہ میں کیا سن رہی ہوں۔۔۔ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔؟"

راحت بانو نے چہرے پہ سنجیدگی طاری کرتے ہوئے ملغلرہ کے ماتھے پہ ہاتھ رکھ کر اس کا بخار چیک کیا۔

انفـ اماں۔۔۔۔ آپ بھی نا۔۔ ہر وقت مذاق کی سیڑھی پہ کھڑی رہتی ہیں۔۔ کبھی سنجیدہ بھی ہو جایا کریں۔

اس نے نروٹھے پن سے اپنے ماتھے پہ دھرا ان کا ہاتھ پرے کیا۔

میں مذاق نہیں کر رہی۔۔۔۔ بات کچھ اور ہے۔۔ سیدھی طرح سے بتاؤ۔
"کیا بات ہے؟"

راحت بانو نے دونوں سے پوچھا۔۔ پلوشہ کا تو ارادہ تھا کہ ماں کو آج کے واقعے کے متعلق بتا دے مگر خود پہ گڑیں ملغلرہ کی نظریں اسے کچھ بھی بتانے سے روک رہی تھیں۔ پھر اس نے بھی ماں کے سامنے ملغلرہ کی کہی ہوئی بات دہرا دی۔

اچھا۔۔۔۔ اور وہ ہاتھ میں کیا ہتاجو یہ تمہاری آنکھوں کے سامنے نچا رہی تھی۔

Classic Urdu Material

انہوں نے ملغلرہ کو پلوشہ کے سامنے ہاتھ کو لہراتے دیکھ لیا تھا۔ ان کے پوچھنے پر پلوشہ نے ملغلرہ کو دیکھا۔ جو سوچ رہی تھی کہ اگر راحت بانو کو پتھروں کا بتا دیا تو وہ بات کی تہہ تک پہنچ جائیں گی۔

"ارے وہ۔۔۔ وہ تو پتھر تھے۔"

کچھ سوچ کر اس نے بتا ہی دیا۔

"پتھر۔۔۔۔۔ پتھر کیوں؟"

راحت بانو نے مٹی کے چولہے سے آدھی سے زیادہ سیاہ دیگچی کو نیچے اتارا اور پلوشہ اس کے سچ بول دینے پر حیران ہوئی۔

ہاں اماں۔۔۔ وہ راستے میں بیری کا درخت ہے نا تو بیری توڑنے کے لئے میں "نے اٹھائے تھے۔"

اسے بروقت بہانا سوچھا۔ پلوشہ نے اس کے اس بہانے پہ اسے داد بھری نظروں سے دیکھا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ چلو تم لوگ کپڑے تبدیل کرو۔ میں کھانا لے کر "آتی ہوں۔ شکیب بھی تم لوگوں کے کمرے میں ہے۔ اسے بھی بھوک لگی ہوگی۔"

Classic Urdu Material

دونوں کو وہاں سے جانے کا کہہ کر وہ کام میں مصروف ہو گئیں اور وہ دونوں
کمرے میں آ گئیں۔

وہ نہایت ہی غصے میں دھڑام سے دروازہ کھول کر ملک شمشیر خان کے
کمرے میں داخل ہوا۔ خود پہ تا بو پانے کی بہت کوشش کی تھی۔ وہ
چاہتا تو اس معاملے میں نہ پڑتا مگر مکرّم خان اس کا دوست تھا
اور جہانگیر خان کی بیٹی اسکی منگیتر تھی۔ غلطی تو جہانگیر خان کی
تھی۔ زبان دے کر اپنی زبان سے پھر گیا تھا بلکہ امانت میں خیانت کرنے
جسے جرم کا سر تکب ہوا تھا۔ اسے جبرگے کے اس فیصلے پہ اعتراض
تھا۔

اس طرح دروازہ کھول کر اندر داخل ہونے پہ ملک شمشیر نے جو اپنے بستر
میں نیم دراز چائے کی چسکیاں لے رہے تھے اسے حیرانی سے دیکھتے ہوئے
سیدھے ہو بیٹھے۔

Classic Urdu Material

حنان بابا۔۔۔ یہ کیا فیصلہ ہوتا۔۔۔ مجھے آپ سے بالکل ایسے فیصلے کی امید نہیں تھی۔ مجھے لگا تھا آپ مکرم حنان کے حق میں فیصلہ دیں گے جو کہ ایک درست فیصلہ بھی ہوتا لیکن آپ نے۔۔۔۔۔ حنان بابا آپ کا یہ فیصلہ میری سمجھ سے بالاتر ہے۔ آپ کل ہی خبر گہ بلوائیں اور اس فیصلے کی تصحیح کیجئے۔

اس کے چہرے پہ امدتے سرخ بگولوں کو دیکھ کر ملک شمشیر حنان کے چہرے پہ مکر اہٹ آگئی۔ وہ جانتے تھے کہ وہ غصے کا تیز ہے۔ بات تو اس کی بھی ٹھیک تھی مگر وہ کیا کرتے معاملہ ہی اس قدر پیچیدگی کا شکار ہو گیا تھا کہ ان کے لئے فیصلہ کرنا مشکل تھا۔ جہانگیر حنان نے انھیں ایسے موڑ پہ لاکھڑا کیا تھا۔ اس نے اپنا سب کچھ ہار دیا تھا۔ اگر وہ یہ فیصلہ "مکرم حنان کے حق میں کرتے تو اچھا ہوتا۔

وہ ان کے سامنے ہاتھ پیچھے باندھے بڑے مؤدب انداز میں کھڑا تھا۔ وہ اس وقت ان کے کمرے میں کبھی نہ آتا مگر دل کی بے چینی کا کیا کرتا تو کسی طور کام نہیں ہو رہی تھی۔ اسی بے وقاری اور بے سکونی کو ختم کرنے کے لیے وہ ان کے پاس آیا تھا۔

Classic Urdu Material

"یہاں آؤ میرے پاس۔۔۔"

انہوں نے اپنے پاس بیڈ پہ اس کے لئے جگہ بنائی۔ وہ دھیرے قدم اٹھاتا ان کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ چہرے پہ ابھی بھی غصے کی ہلکی سی رمق موجود تھی۔

غزنوق۔۔۔ بیٹا تمہارا غصہ میری سمجھ سے بالاتر ہے۔ تم نے کبھی بھی "حبرگے کے کسی بھی فیصلے میں مداخلت نہیں کی اور اب اچانک۔۔ کیا "میرا حنان مجھے اسکی وجہ بتائے گا۔

ملک شمشیر حنان نے ہاتھ میں پکڑا چپائے کا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھا دیا اور محبت بھری نظروں سے اسے دیکھا۔

وہ انکے پوچھنے کے باوجود بھی حنا موش رہا۔

"کچھ پوچھ رہا ہوں میں تم سے۔۔۔"

انہوں نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

کوئی خاص بات نہیں ہے حنان بابا میرے خیال میں یہ فیصلہ

"درست نہیں ہے"

Classic Urdu Material

اس کے چہرے کے بگڑے زاویے ان سے پوشیدہ نہیں تھے۔
غزنوق فیصلہ ہو چکا ہے اور حبرگہ کوئی مذاق نہیں جسے بار بار بلایا جائے۔ جو فیصلہ "
ہو چکا ہے اب وہ بدلہ نہیں جائے گا۔ سب اسی ایک فیصلے پر قائم رہتے
ہیں۔ سب کچھ تمہارے سامنے ہے۔ حبانگیر حنان نے بیٹی کو بیچ دیا ہے۔ مکرم
"حنان کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ خاموشی سے بیٹی کو بیاہ دے۔
وہ دو ٹوک لہجے میں کہتے اس کے چہرے پہ دکھائی دیتی سختی کو ناپسندیدگی
سے دیکھنے لگے۔ وہ تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے حنان بابا۔"

اس سے پہلے کہ وہ اسے روکتے وہ جس تیزی سے آیا تھا اسی تیزی سے بڑے
بڑے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا۔
ملک شمشیر حنان کی پر سوچ ننگا ہیں دروازے تک جا کر پلٹ آئیں تھیں۔

اگلے تین چار دن آرام سے گزر گئے۔ دونوں نے گھر میں اس بات کا ذکر تک

Classic Urdu Material

نہیں کیا۔ امتحان قریب تھے اور دونوں بہنوں نے سر پکڑ کر تیاری کرنے کا عہد کر رکھا تھا۔ پلو شہ نے ملغلرہ سے وعدہ کیا لیا تھا کہ اگر وہ امتحان کی تیاری دل لگا کر کرے گی تو وہ اماں اور بابا کو کچھ نہیں بتائے گی۔ پس وہ دونوں ہر بات بھلا کر تیاری کر رہی تھیں۔ مزید سکون کی بات یہ تھی کہ اس دن کے بعد سے غزنو ق ان کے راستے میں بھی نہیں آیا تھا نا ہی اس کے دوست ان کو راستے میں دکھائی دیئے تھے اس لئے دونوں بہنیں ایک بار پھر سے پرسکون ہو گئی تھیں۔ گلریز حناں بھی آجکل مصروف ہو گیا تھا۔ صبح سویرے نکل جاتا اور پھر شام ڈھلے گھر واپس آتا۔ برادری کے لوگوں کے ساتھ جانا اسے کچھ خاص پسند نہیں تھا مگر حالات اسے اکیلے کام کرنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ گانا سے آتا نہیں تھا اور نا ہی اس نے کبھی گانے کی کوشش تھی اس لیے اکیلے جانے سے کوئی فائدہ نہیں ہونا تھا۔ طبلہ اچھا جانے کی وجہ سے برادری کے لوگ تھوڑی بہت اہمیت دے دیتے تھے۔ ابھی کچھ دیر پہلے گل حناں نے آکر اسے کسی پروگرام میں ساتھ چلنے کے لئے کہا تھا۔ وہ جانے کے لئے تیار ہو گیا تھا بس گل حناں کے آنے کا انتظار تھا۔ وہ باہر چارپائی پہ بیٹھا طبلہ بجا کر چیک کر رہا تھا اور ملغلرہ اس کے پاس کھڑی ہلکی آواز میں گنگنا رہی تھی۔ بیٹی کو گاتے سن کر اس کے ہاتھوں میں تیزی آگئی تھی۔ دونوں باپ بیٹی

Classic Urdu Material

آس پاس سے بے خبر ہو گئے تھے۔ ملغلرہ کی آواز بلند ہونے لگی تھی۔ اس کی آواز میں ابھی کچا پن تھا اس لئے اس کا سانس ٹوٹ رہا تھا۔ راحت بانو بھی باورچی خانے میں مصروف وہیں سے انھیں دیکھ رہی تھی۔ اچانک دروازے پہ ہوئی دستک کی آواز نے اس کے پھرتی سے چلتے ہاتھوں کو رکنے پہ مجبور کر دیا۔ ملغلرہ بھی حنا موش ہو گئی۔ ایک بار پھر دستک دی گئی۔

"ارے۔۔۔ آرہا ہوں۔"

گلریز حنا نے طبلے کو ایک جانب رکھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ملغلرہ بھی کچن میں ماں کے پاس آگئی۔

راحت میں حنا رہا ہوں۔۔۔ آکر دروازہ بند کر لو اور بچوں کا خیال رکھنا۔ میں "کوشش کروں گا آج ہی واپسی ہو جائے لیکن اگر لیٹ ہو گئے تو کل ہی واپسی ہو گی۔۔۔ خدا حافظ۔"

گلریز حنا نے باورچی خانے کے دروازے میں کھڑے ہو کر راحت بانو سے کہا اور چارپائی پہ رکھے اپنے سامان کی طرف بڑھ گیا۔ اور ہاں میرے جانے کے بعد آس پڑوس میں نہیں نکل "

Classic Urdu Material

"حبانا۔۔ بچیاں گھر میں اکیلی ہیں۔

وہ دروازے کے قریب پہنچتے پہنچتے پلٹ کر بولا ہوتا۔

ٹھیک۔۔ ٹھیک۔۔ ہے میرا سرت کھاؤ۔۔ نہیں جاتی کہیں بھی گھر"

"پہ ہی ہوں اور تم جلدی آحبانا۔

راحت بانو نے ہاتھ جھلا جھلا کر کہا۔

کہا تو ہے رات ہو جائے گی۔۔ سفر طویل ہے رات نہیں آپائیں"

"گے۔۔ چلتا ہوں۔۔

اس نے پیروں کے پاس رکھی گٹھڑی اٹھائی اور تیز تیز قدم اٹھاتا لکڑی

کے دروازے سے باہر نکل گیا۔ گلریز کے جانے کے بعد وہ کمرے میں آ

گئیں۔ پلو شہ اور ملغلرہ لحاف میں گھسی، کتابیں پھیلائے بیٹھی تھیں۔ انگلیٹھی

چارپائی کے قریب ہی رکھی تھی۔ پورے کمرے میں دہکتے کونلوں کی بو پھیلی

ہوئی تھی۔

"تم دونوں کے لئے کچھ لاؤں؟"

راحت بانو نے قریب آکر انگلیٹھی پہ ہاتھ سیکتے ہوئے پوچھا۔

Classic Urdu Material

"اماں۔۔۔ چائے کی طلب ہو رہی ہے۔"

ملغلرہ کی جانب سے آرڈر آیا۔

بی بی تمہیں کب چائے کی طلب نہیں ہوتی۔۔۔ صبح سے چار کپ چائے"
کے پی چسکی ہو۔ تمہارے باپ نے یہاں بھینس نہیں کھڑی کی ہوئی کہ میڈم
صاحب چائے مانگے اور چائے حاضر کر دی جائے۔ زرا چادر دیکھ کر پاؤں
"پھیلاؤ۔"

راحت بانو نے اس کے لئے۔

"اماں۔۔۔ میری پیاری اماں۔۔۔ بس آخری کپ۔"

اس نے دانت نکال کر ماں کو دیکھا۔ اسے دیکھ کر پلو شہ کی ہنسی نہیں رک رہی تھی۔
کچھ چھوٹی بہن سے بھی سیکھ لو۔ ہر وقت مسخرہ پن سو جھتا رہتا ہے۔ چھوٹی بچی"
"نہیں ہو تم۔"

راحت بانو نے چہرے پہ آئی مسکراہٹ کو لبوں میں دبا کر کہا تو ملغلرہ بھی
مسکرانے لگی۔

ٹھیک ہے تم لوگ۔ یہ پھیلاؤ اسمیٹو میں چائے بنا کر لاتی ہوں۔ راحت

Classic Urdu Material | by Mehwish Urooj

Azaab Rastoon Ka Episode # 3

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

بانو دونوں سے کہتی کمرے سے باہر نکل گئیں۔

پلوشہ زرا اٹھ کر شکیب کو دیکھنا۔۔۔ شام ہونے کو آئی ہے اور اس کا کھیل کود سے جی "ہی نہیں بھر رہا۔ اسکول سے واپس بھی آیا تو بیگ پھینک کر یہ جاوہ "جا۔۔

وہ جاتے جاتے پلٹ آئیں۔ ان کے کہنے پہ پلوشہ نے چارپائی سے اتر کر چپل پہنے اور پیروں کو تقریباً گھسیٹتے ہوئے کمرے سے باہر آئی۔ وہ دروازے کی طرف جا ہی رہی تھی کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا اس کے پیروں میں تیزی آگئی۔ وہ جو بھی ہٹا تقریباً دروازے کو پیٹ رہا تھا۔ وہ وہیں رک گئی۔

ارے رک کیوں گئی۔۔۔ شکیب ہی ہوگا۔ وہی پاگلوں کی طرح دستک دیتا "ہے۔۔۔ کمبخت دروازے کو اسی طرح پیٹتا ہے۔۔۔

ماں کے کہنے پہ اس نے لپک کر تیزی سے کسڈی اتاری۔ دروازہ کھلتے ہی شکیب تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"پیروں میں دم نہیں ہے تمہارے۔۔۔ جلدی نہیں آسکتی تھی۔"

شکیب نے اسے دھکیلا۔۔۔

Classic Urdu Material

"کہاں تھے تم اور یہ کپڑوں کا کیا حال کیا ہے۔"

اسکے یونیفارم کا حشر دیکھ کر وہ بولی اور پلٹ کر دروازہ بند کر کے کنڈی
چڑھائی اور اس کے آگے بڑھنے سے پہلے ہی اسکا کان پکڑ لیا۔

"آہ۔۔۔ آہ۔۔۔ اماں باجی کو دیکھو نا۔۔۔"

شکیب نے اس کے کان سروڑنے سے پہلے ہی اس کو آواز لگائی۔ راحت بانو پلوشہ کو
شکیب کا کان پکڑے دیکھ کر دوڑی آئیں۔

"اے ہائے ظالم۔۔۔ چھوڑ بھائی کو۔"

وہ ہاتھ ہوا اٹھائے پلوشہ کی جانب آئیں لیکن اس پہلے کہ ماں کا تیز جھانپڑ
اس کی کمر سے بچتا وہ جلدی سے اسکا کان چھوڑ کر دور ہوئی۔
دیکھ زرا کیسے لال کر دیا ہے اسکا کان۔۔۔ ادھر آزر اتیرا کان پکڑ کر سروڑوں تاکہ تجھے
پتہ چلے کہ کتنی تکلیف ہوتی ہے۔

بس کرو اماں۔۔۔ اب ایسا بھی کیا گولا مار دیا میں نے۔۔۔ ایویں۔۔۔! تم نے اسے
ہتھیلی کا چھال بنا رکھا ہے۔

پلوشہ کو ماں کا شکیب سے لاڈ ایک آنکھ نہ بھایا تھا۔

Classic Urdu Material | by Mehwish Urooj

Azaab Rastoon Ka Episode # 3

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

"چل تو بھی چل کر کپڑے تبدیل کر۔۔ میں کھانا لاتی ہوں تیرے لئے۔"

انہوں نے پلو شہ کو گھور کر شکیب کو اندر کی جانب دھکیلا اور خود کچن کی طرف آ گئیں۔ نم لکڑیوں کو جلانے میں بھی وقت لگنا تھا۔ راحت بانو نے چھوٹی چھوٹی ہلکی گیلی لکڑیاں مٹی کے چولہے میں رکھیں اور ماچس کی تیلی جلا کر آگ جلانے لگیں۔ اس کام میں پلو شہ بھی ان کی مدد کرنے لگی۔

"میرا یہاں بیٹھا ہے اور میں اسے کمرے میں ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔۔۔"

حن اور اسے ڈھونڈتے ہوئے گھر کی پچھلی جانب آیا تھا۔ کمرے میں اسے موجود نہ پا کر ملازم سے پوچھتا وہ یہاں چلا آیا تھا۔

"کیا بات ہے۔۔ ایسے کیوں بیٹھا ہے۔؟"

اس کے چہرے سے چھلکتی حنا موٹی نے اسے پوچھنے پہ مجبور کیا کیونکہ ایسے موڈ میں وہ کم ہی کسی سے سیدھے منہ بات کرتا تھا۔ کوئی بات اس کی سوچ کے منافی ہوتی تو آسمان زمین ایک کر دیتا تھا۔ کسی کی نہیں سنتا تھا۔ ایسی

Classic Urdu Material

سچویشن میں صرف حنان بابا ہی تھے جو اسے فتابو کر سکتے تھے۔ ان کے سامنے وہ کسی حد تک اپنے رویے کو تبدیل کر لیتا تھا۔

"کچھ نہیں یار۔۔۔"

اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔ جس سے اس کے اندر کی بے چینی واضح ہو رہی تھی۔

"حبر گے کے فیصلے کی وجہ سے پریشان ہے؟"

وہ خاموش رہا۔۔ نظریں سامنے بنے سفید فوارے سے گرتے پانی پہ ٹھہری ہوئی تھیں گر سوچ کا محور کچھ اور تھا۔ ماحول کی خاموشی گرتے پانی کی آواز توڑ رہی تھی۔

"یا اپنے عہد کو لے کر پریشان ہے۔۔۔"

اس کا اندازہ بالکل درست تھا کیونکہ اس کی بات سن کر غزنوق کے چہرے کی رنگت بدلی تھی۔

تو تو کیوں پریشان ہے۔۔ اس میں تیرا کیا قصور ہے۔۔ جہانگیر حنان نے خود اپنی عزت بچ ڈالی۔۔ ٹونے اپنی طرف سے کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی اور حنان بابا کا بھی یہی فیصلہ تھا۔ اب حالات ہی ایسے تھے تو کیا کر سکتے تھے

"ہم۔۔۔"

حنار نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

کوشش ہی تو نہیں کی۔۔۔ میں کر سکتا تھا بلکہ ابھی بھی اس بے غیرت "جہانگیر حنان کو ٹھیک کر سکتا ہوں مگر حنان بابا کی وجہ سے حنا مو ش ہوں۔"

"تم یہ بھی جانتے ہو کہ حنان بابا کو فالتو کے لڑائی جھگڑے پسند نہیں۔"

اس کی بات کا مطلب سمجھ کر حنا اور بولا تھا مگر وہ رُخ پھیر گیا۔

اچھا چل میرے ساتھ ہم چل کر مکرم سے بات کر لیتے ہیں۔ وہ "

بے خبر تھوڑی نہ ہوگا۔"

حنار نے اسے بازو سے ہٹام کر اٹھانا چاہا۔

اگر مجھے اس بات کا پتہ ہوتا کہ جہانگیر حنان نے پیسوں کے لالچ میں بیٹی کو "

"بیچ ڈالا ہے تو میں بالا ہی بالا اس قصے کو ہی ختم کر دیتا۔

وہ ہاتھوں سے نادیدہ گرد جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

Classic Urdu Material

یار تُو نے خواہ مخواہ میں پریشانی سر پہ سوار کر رکھی۔۔ مکرم حنان بچہ تو ہے " نہیں۔۔ وہ جانتا ہے کہ اب اس لڑکی سے شادی کرنا اس کے لئے بے غیرتی کا طعنہ بن جائے گا اور ساتھ ہی ساتھ حنان سے بھی جائے گا۔ ذاکر حنان ایک نمبر کا خبیث انسان ہے۔۔ وہ اسے چھوڑے گا نہیں۔۔ یقیناً اب مکرم حنان کی فیملی بھی کچھ ہٹ جائے گی۔۔ چلتے ہیں مکرم کے پاس۔۔ دوست ہے "اپنا۔۔ سمجھ جائے گا۔

حنان اور آگے بڑھا۔

"نہیں یار۔۔ ابھی نہیں۔۔ تھکاوٹ ہو رہی ہے اور موڈ بھی نہیں ہے۔"

بیرونی دروازے کی طرف جانے کی بجائے اندر کی جانب قدم بڑھا دیئے۔ حنان اس کے پیچھے دوڑا ہوتا۔

ارے تو اس میں کونسی بڑی بات ہے۔۔ ابھی اپنے یار کا موڈ ٹھیک کئے دیتا " ہوں۔

اس نے غزنوق کے کندھے پہ ہاتھ پھیلایا۔۔ غزنوق نے اس کی جانب دیکھا۔

Classic Urdu Material

وہ کیا نام تھا۔۔۔۔۔ جس کا میرا یار دیوانہ ہے۔۔۔۔۔ ہاں یاد"
آیا۔۔۔۔۔ مل۔۔۔۔۔ غم۔۔۔۔۔ لرہ۔۔۔۔۔ ارے ظالم کس قدر مشکل نام رکھا ہے اسکے ڈھولی تارو
"باپ نے۔۔

حن اور مسخرے پن سے بولا۔ ملغلرہ کا نام سنتے ہی غزنو نوق کے چہرے پہ مسکان آ
گئی۔ اسے مسکراتے دیکھ کر حناور نے خود کو دل ہی دل میں شاباش دی تھی۔
کیسی چمک آگئی ہے میرے شہزادے کے چہرے پہ اس"
"مل۔۔۔۔۔ غم۔۔۔۔۔ ل۔۔۔۔۔

"اوائے خبیث۔۔۔۔۔ تمیز سے نام لے۔۔۔
غزنو نوق نے اسکے پیٹ میں ایک مکار سید کیا۔
"تو کیا بھا۔۔۔۔۔"
"ایک دم چپ۔۔۔۔۔"

غزنو نوق تیزی سے اس کی طرف مڑا۔
"میں نے اس سے آگے نہیں سوچا اس لئے تم بھی اپنی سوچ کو محدود رکھو۔"

Classic Urdu Material

اس کے چہرے پہ ایک بار پھر سختی چھا گئی تھی۔

"اچھا یا رٹھیک ہے۔۔ تو اپنا موڈ ٹھیک کر۔"

حنان نے اس کے سامنے آکر کان پکڑ لئے۔ غزنونق ہنس دیا اور پھر دونوں ہنستے ہوئے کمرے میں چلے گئے۔ اپنے کمرے سے نکلتے ملک شمشیر حنان نے ان کی باتیں سن چکے تھے۔ کچھ وقت سے غزنونق کے متعلق کچھ باتیں انھیں سننے کو مل رہی تھیں۔ ان کی بارعب شخصیت کی وجہ سے کسی میں ان کے سامنے یہ بات کرنے کی ہمت نہیں تھی مگر ڈھکے چھپے الفاظ میں بات کرنے سے بھی نہیں چوکتے تھے۔ آج دونوں کو اس بارے میں بات کرتے سن کر انھیں یقین ہو گیا تھا کہ غزنونق کے بارے میں جو کچھ انھیں سننے کو مل رہا تھا وہ سچ ہے۔ اب انھیں پہلے اس معاملے کی تہہ تک جاننا تھا اور پھر اس بارے میں غزنونق سے بات کریں گے۔

"!!غفور۔۔۔۔۔"

انہوں نے کچن سے نکلتے غفور کو آواز دی۔

"جی حنان بابا۔۔۔"

Classic Urdu Material

وہ ان کے سامنے باادب کھڑا ہو گیا۔

غزنوق کے بارے میں جو باتیں گاؤں میں لوگ کر رہے ہیں کیا تم اس "بارے میں جانتے ہو؟

ملک شمشیر خان نے اس سے پوچھا۔ پہلے تو سر جھکائے ناموش کھڑا رہا مگر پھر انہوں نے اس سے حقیقت جان لی۔ جو کچھ غفور انھیں بتا رہا تھا اسے سن کر انھیں یقین نہ آیا کہ غزنوق اس حد تک جاسکتا ہے۔

"یہ سب کہاں ہوتا ہے۔"

اپنے غصے پہ فتابو پاتے ہوئے انہوں نے پوچھا۔

خان جی۔۔۔ لڑکیوں کے اسکول کے پاس۔۔۔ گلریز طبیلچی کے گھر کا راستہ "ڈھلوان سے نیچے کی طرف ہے۔ بچیاں دونوں وہاں ہو کر گزرتی ہیں۔ غزنوق کے ساتھ خان اور داور بھی ہوتے ہیں۔

غفور نے ان کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جاؤ تم۔"

وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلے گئے جبکہ غفور نے اپنے ماتھے کا پسینہ صاف

Classic Urdu Material

کیا اور کچن کی طرف چل دیا۔

"کہاں جا رہا ہے..؟"

"داور نے اسے گھر سے مخالف سمت میں جاتے دیکھ کر پوچھا۔

زرا اپنی جانب من کو ایک نظر دیکھ آؤں۔۔ بڑے دن ہو گئے رُخ یار کا دیدار نہیں کیا۔"

وہ ٹھہر کی انداز میں سینے کو مسلتے ہوئے بولا تو داور ہنس دیا جبکہ حناور کے چہرے پہ سنجیدگی چھا گئی۔

ویسے میں تجھے سمجھ نہیں پارہا ہوں۔ ایک جانب تو تُو اس قدر شریف ہے کہ کیا ہی کوئی شریف ہو گا اور دوسری جانب کمینے پن کی انتہا کر دیتا ہے۔۔ آخر تُو ہے کیا چیز۔۔؟

حناور نے اسکی دورِ خنی شخصیت کا تجزیہ کیا۔

ہا ہا ہا۔۔ تُو کیوں اتنا سوچ رہا ہے۔ بس میں ایسا ہی ہوں۔ تم دونوں گھر جاؤ"

Classic Urdu Material | by Mehwish Urooj

Azaab Rastoon Ka Episode # 3

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

"میں تھوڑی دیر تک آباؤں گا۔

وہ کہتے ہی رخ پھیر کر جانے لگا۔

ہم آئیں تیرے ساتھ۔۔۔۔۔ وہ ظالم حینہ پھر سے کہیں اینٹ کا جواب "

"پتھر سے نہ دے دے۔

داور نے اپنے ساتھ کی پیشکش کی۔

نہیں تم دونوں جاؤ۔۔۔۔۔ آج صرف میں اور وہ۔۔۔۔۔ ویسے کسی نے خبر دی ہے کہ "

"آج میرا حبانان اکیلا ہے۔

وہ کسی طور اپنا انداز بدلنے پر آمادہ نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ حنا اور داور کو آنکھ مارتے ہوئے وہاں

سے چلا گیا۔ وہ وہیں کھڑے اسے جاتے ہوئے دیکھتے رہے۔

پاگل ہو گیا ہے اور کہتا ہے کہ کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔ لگتا ہے اندر اندر لاوا پک رہا "

"ہے۔

حنا نے آہستہ آواز میں کہتے ہوئے داور کو دیکھا۔

"مجھے بھی دال میں کچھ کالا کالا دکھ رہا ہے۔"

Classic Urdu Material

داور نے دور نلتے کی صورت دکھتے ملک غزنوق حنان کو دیکھا جو دائیں طرف
مڑ کر ان کی نظروں سے او جھل ہو گیا تھا۔

"مجھے ڈر ہے کہ اس کے یہ اطوار کہیں حنان بابا تک پہنچ گئے تو کیا ہوگا۔"
حنان نے اسکی جانب دیکھا۔

میں یہ تو نہیں جانتا کہ کیا ہوگا مگر یہ ضرور جانتا ہوں کہ اگر اس
بارے میں انھیں پتہ چل گیا تو ان کا رد عمل شدید ہوگا اور غزنوق کے
ساتھ ساتھ ہماری بھی شامت آئے گی۔ پھر ہم کیا کریں گے؟

داور نے سوالیہ نظروں سے حنان کو دیکھا جبکہ حنان کاندھے اچکا کر آگے بڑھ
گیا۔

چھٹی کی بیل جیسے ہی بجی وہ اب اپنا بیگ کاندھے پہ ڈالے گیٹ سے باہر
نکل آئی۔ آج دھوپ بہت نکھری نکھری تھی۔ سورج کی گرم نرم شعائیں اسے
بھلی محسوس ہو رہی تھیں۔ آج وہ اکیلی تھی۔ پوشہ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی

Classic Urdu Material

اس لئے وہ اس کے ساتھ نہیں آسکی تھی۔ راحت بانوا کے اکیلے جانے پر آمادہ نہیں تھیں مگر وہ چھٹی کے حق میں نہیں تھی اور اب کوئی مسئلہ بھی نہیں تھا۔ اس دن کے بعد غزنوق بھی ان کے راستے میں نہیں آیا تھا اس لئے وہ اکیلے جانے کے لئے تیار تھی۔ گلریز خان بھی کسی کام سے ساتھ والے گاؤں گیا ہوا تھا۔ پلو شہ اس کے اکیلے جانے کی وجہ سے بیماری میں بھی اس کے ساتھ جانے کے لئے تیار تھی مگر وہ اسے آرام کرنے کا کہہ کر گھر سے نکل آئی تھی۔

وہ بیگ کندھے سے لٹکائے تیز قدموں سے آگے بڑھتی جا رہی تھی۔ لڑکیاں کب کی اس سے آگے نکل چکی تھیں۔ اس کا راستہ بھی الگ تھا۔ سفید چادر میں اس کا سرخ چہرہ سورج کی تمازت میں مزید سرخ ہو رہا تھا۔ اسکول سے کچھ آگے کا راستہ آرام سے گزر گیا تھا۔ سر جھکائے وہ مسجد کے پاس سے گزر کر نیچے کی طرف جاتے راستے پہ آگئی تھی۔ اس وقت اس طرف بالکل خاموشی ہوتی تھی۔ اس وقت بھی دور دور تک کوئی بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ڈھلوان سے وہ کچھ ہی دور تھی کہ اس کی نظر سڑک کے دائیں جانب پڑے ایک بڑے سے پتھر پہ بیٹھے غزنوق پہ پڑی جو سرخی

Classic Urdu Material

چھلکاتے چہرے پہ مسکراہٹ سبائے اسکی طرف دیکھ رہا تھا۔ اسے یوں اچانک اپنے سامنے دیکھ کر ملغلرہ کا دم اٹکنے لگا۔ پلوشہ کے سامنے تو وہ بڑی بہادر بن رہی تھی مگر اب اسے اپنے سامنے موجود دیکھ کر حبان کئی کے عذاب میں مبتلا ہو گئی تھی۔ ہاتھوں پہ کپکپاہٹ طاری ہو گئی تھی۔ غزنوق دل ہی دل میں اسے گھبراہٹ کا شکار دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔ کچھ دن پہلے اس نے جو روپ اس کا دیکھا تھا یہ روپ اس سے قطعی مختلف تھا۔ ملغلرہ کو پلوشہ کی بات یاد آئی تھی اور وہ یہی سوچ رہی تھی کہ وہ کیسے ان پتھروں سے اپنا بچاؤ کر کے گی مگر پھر بھی اس نے اپنے بیگ کی پاکٹ کو دبا کر پتھروں کی موجودگی کا یقین کیا۔ اپنی حالت کے پیش نظر اب اس کا سامنا کرنا اسے مشکل لگ رہا تھا۔ اوپر سے اپنے اکیلے ہونے کا خوف اسے اپنے کمزور ہونے کا احساس دل رہا تھا۔ وہ بھی اکیلا تھا جس کا مطلب تھا کہ اسے پتہ تھا کہ آج وہ اکیلی ہے۔ اس لئے وہ حبان بوجھ کر اپنے دوستوں کو ساتھ نہیں لایا تھا۔ یہ سوچ کر اس کے قدم وہیں جم گئے۔ وہ بھاگنا چاہتی تھی۔ وہاں سے غائب ہونا چاہتی تھی۔ کہیں چھپ جانا چاہتی تھی مگر وہ تو اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پار ہی تھی۔ اس نے غزنوق کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا اپنے اور اس کے بیچ کے فاصلے کو کم کر رہا تھا۔ اچانک اسے محسوس ہوا کہ اس کے

Classic Urdu Material

قدم پیچھے کی طرف اٹھ رہے ہیں۔ غزنوق حنا موش ہتا مگر اس کے چہرے کے تاثرات اسے الارم کر رہے تھے۔ اسے بھاگنا ہتا۔ خود کو بچانا ہتا۔ اس سے پہلے کہ وہ اس تک پہنچتا وہ سرپٹ دوڑنے لگی۔ اپنے پیچھے اسے غزنوق کا بلند قہقہہ سنائی دیا ہتا۔ تیز قدموں سے بھاگتے ہوئے اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ وہ اس کے پیچھے آ رہا ہتا۔ اس کے قدموں میں مزید تیزی آگئی۔ دوڑتے دوڑتے اس کا سانس پھول گیا ہتا۔ وہ ڈھلوان کے قریب پہنچی۔ ہر مرتبہ جب بھی وہ اس ڈھلوان سے اترتی اس جگہ کی تعریف میں رطب الان رہتی تھی مگر آج اسے اس جگہ سے بے حد نفرت محسوس ہو رہی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ اپنی رفتار آہستہ رکھ کر ہی وہ یہاں سے آسانی سے اتر سکتی ہے مگر ایسا کرنا اس کے لئے ممکن نہیں ہتا۔ اسے لگ رہا ہتا کہ وہ کچھ ہی دیر میں اس تک پہنچ جائے گا۔ کچھ دیر رک کر اس نے اپنا سانس اعتدال پہ لانے کی ناکام کوشش کی۔ اس نے پیچھے پلٹ کر دیکھا تو وہ وہاں نہیں ہتا۔ وہ دل ہی دل میں تر آنی آیات کا ورد کرتی نیچے اترنے لگی۔ اسے اپنے دل کی دھڑکن کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔

"ارے یار رکھ تو سہی۔۔۔ سرپٹ ایسے دوڑ رہی ہو جیسے میں کوئی جن بھوت ہوں۔"

Classic Urdu Material

ابھی وہ کچھ ہی فاصلہ طے کر پائی تھی کہ اسے غزنوق کی آواز سنائی دی۔ ملغلرہ نے دیکھا وہ ڈھلوان کے سرے پہ کھڑا تھا۔ اسے اپنی طرف دیکھتا پا کر غزنوق بھی ڈھلوان پہ مضبوطی سے قدم جماتے اترنے لگا۔ ملغلرہ کے قدموں نے ایک بار پھر تیزی کا دامن ہٹا مارتا۔

"ارے میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔ سنائی نہیں دے رہا تمہیں۔"

وہ اس کے قریب آتا جا رہا تھا جبکہ اس کے قدموں سے حبان نکلتی جا رہی تھی۔

"وہیں رہو۔۔ میرے قریب آنے کی ضرورت نہیں۔"

وہ حلق کے بل چیخی تھی۔ اس نے جلدی سے اپنے بیگ کی زپ کھول کر مٹھی بھر پتھر نکال کر غزنوق پہ پھینکے۔

اے۔۔۔ تم ایک بار مجھے زخمی کر چکی ہو۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں تمہارے ان "پتھروں سے ڈر جاؤں گا۔"

اس نے پیچھے ہٹ کر ان پتھروں کی زد میں آنے سے خود کو کامیابی سے بچایا لیکن قدم نہیں بڑھائے تھے۔

Classic Urdu Material

"میں تم پہ لعنت بھیجتی ہوں۔"

وہ واپس سڑی اور گرتے پڑتے نیچے اترنے لگی۔ سڑک قریب ہی تھی مگر اس سے پہلے کہ وہ سڑک تک پہنچتی غزنوق نے اسے حالیہ۔ ملغلرہ کا ہاتھ اسکی گرفت میں ہٹا اور وہ دونوں سڑک سے کچھ فاصلے پہ ڈھلوان کے نسبتاً ہموار حصے پہ کھڑے تھے۔

"اپنی زبان کو لگام دو۔۔۔ ورنہ وہ حشر کروں گا کہ۔۔۔۔۔"

اس نے ملغلرہ کو بازو سے پکڑ کر جھٹکا دیا مگر اپنی گرفت سے آزاد نہیں کیا ہٹا جبکہ وہ خود کو چھڑانے کی تگ و دو میں تھی۔

"چھوڑ مجھے ورنہ میں چلاؤں گی۔"

ملغلرہ نے آس پاس کسی ذی روح کو ڈھونڈا۔

"بڑے شوق سے۔۔۔"

وہ اسے یوں دیکھ رہا تھا جیسے آج کے بعد اسے یہ موقع نہیں ملے گا۔ وہ اسے ڈھلوان سے اتار کر سڑک پہ لے آیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ گرے اور اسے چوٹ لگے۔ وہ جتنا خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی اسکی گرفت اسکی کلائی پہ اتنی ہی

Classic Urdu Material

سخت ہوتی جا رہی تھی۔ غزنوق نے اس کے چہرے پہ تکلیف کے آثار دیکھ کر اس کی کلائی چھوڑ دی۔ ملغلرہ نے اس کی گرفت سے نکلتے ہی اپنا ہاتھ سہلایا۔ اس کی سفید نرم و نازک سی کلائی پہ اپنی کی انگلیوں کے سرخ نشان اسے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ اسے ملغلرہ کے ہاتھ کی نرمی اپنے ہاتھوں میں رحبتی محسوس ہو رہی تھی۔ ملغلرہ نے اس کی کیفیت سے بے نیاز اس سے دور بھاتنے کی کوشش کی مگر غزنوق نے پیچھے سے اس کا بیگ پکڑ کر اسے روکا۔

"میں۔۔۔ میں تم سے۔۔۔"

"!! غزنوق۔۔۔"

دونوں نے آواز کی سمت دیکھا۔ ملک شمشیر خان ڈھلوان کے سرے پہ کھڑے غزنوق کو قہر بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ اس نے ملغلرہ کا بیگ چھوڑ دیا۔۔۔ ملغلرہ نے اس موقع کو غنیمت جانا اور ایک لمحہ ضائع کیے بغیر وہاں سے دوڑ لگا دی۔ ملک شمشیر خان کی نظروں کا انداز ملک غزنوق خان کو نظریں زمین پہ گاڑنے پہ مجبور کر گیا۔ اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ ایک بار سر اونچا کر کے خان بابا کو دیکھتا۔ کچھ لمحوں کی حناموشی کے بعد غزنوق نے سر اونچا کر کے اس سمت دیکھا جہاں وہ کھڑے تھے مگر

Classic Urdu Material

اب وہاں کوئی بھی نہیں بھتا۔ وہ وہاں سے جا چکے تھے۔ اسے اپنے قدم بے حبان
لیکن ہاتھ میں رچی پر تپش نرماہٹ ابھی تک محسوس ہو رہی تھی۔

اور یہ تپش اسے ساری زندگی محسوس ہونی تھی۔

ہر پل۔۔۔۔

ہر لمحہ۔۔۔ اس سے پیچھا چھڑانا اسکے لئے آسان نہیں رہنا تھا۔

جباری ہے۔۔۔۔

Azaab Rastoon Ka

by...

Mahab Urooj

Classic Urdu Material | by Mehwish Urooj

Azaab Rastoon Ka Episode # 3

Do not copy or distribute without permission of the author